98382 ـ والد كا بيٹى كو پرده ترك كرنے كا كہنا ليكن بيٹى اسے واجب سمجھتى ہے

سوال

ايك لڑكى پرده كرنا چاہتى ہے، اس نے پرده فرض ہونے كى دليل پڑھى اور يہ اعتقاد ركھتى ہے كہ پرده كرنا فرض ہے، ليكن اس كا والد دين پر شدت سے عمل كرنے كے باوجود پردے كو مستحب سمجھتا ہے (والد نے پرده كے سارے دلائل كا مطالعہ كرنے كے بعد اپنى رائے يہى اختيار كى ہے) ہو سكتا ہے اسے اپنے نظريہ كى بنا پر لڑكى كے امن سے خدشہ لاحق ہو، يا پھر وه اس كے اخلاص ميں شك كرتا ہو. اس ليے اس نے اسے پرده كرنے سے منع كر ديا ہے، اس كے باوجود اس نے اس شرط پر پرده كرنے كى اجازت دى ہے كہ اگر وه سورة البقرة حفظ كر لے تو پھر پرده كر سكتى ہے (وه يہ محسوس كرتا ہے كہ اس طرح اس كا اخلاص اور پختہ ہو جائيگا).

ليكن لڑكى كو خدشہ ہے كہ اس ميں بہت زياده وقت لگےگا، اور وه نقاب اور پرده نہ كرنے كى بنا پر گنہگار ہو گى، اس نے والد كے سامنے اخلاص ظاہر كرنے كى بہت كوشش كى ہے ليكن والد كے ليے يہ كافى نہيں ہوا، اور لڑكى اس كى نافرمانى بھى نہيں كرنا چاہتى، كيونكہ والد بيمار ہے اور خدشہ ہے كہ اس سے والد كو دلى صدمہ پہنچےگا، جس كى بنا پر بيمارى ميں شدت پيدا ہو سكتى ہے، اور والد كے اراده كے برخلاف بيٹى كا پرده كرنا والد كى بيمارى ميں شدت كا سبب بن سكتا ہے.

اور جب لڑكى نے اس مسئلہ ميں دوسرى عورتوں كے ساتھ بات چيت كرنے كى كوشش كى تو عورتيں يہ سمجھنے لگيں كہ وه انہيں اپنے چہروں كا پرده كرنے پر تيار كرنا چاہتى ہے، اور وه پرده نہ كر كے گنہگار ہو رہى ہيں، حالانكہ لڑكى نے انہيں ايسى كوئى بات نہيں كى، اور انہيں بتايا ہے كہ وه ان پراپنى رائے ٹھونسنے كى كوشش نہيں كر رہى، ليكن وه اسے نہيں سمجھ سكيں، كيونكہ وه سب پرده كرنا سنت سمجھتى ہيں، اب لڑكى كو كيا كرنا چاہيے ؟

كيا والد اسے سنت سمجھنے اور فرض نہ سمجھے اور اسے پرده نہ كرنے كاحكم دينے كى بنا پر گنہگار ہو گا ، اور كيا والد كے ليے ايسا كرنا حرام ہے، اور كيا آپ اس كى كوئى دليل دے سكتے ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

بہت سے دلائل كى بنا پر علماء كرام كے صحيح قول كے مطابق عورت پر اجنبى اور غير محرم مردوں سے چہرے كا پرده كرنا واجب ہے، ان دلائل كا بيان سوال نمبر (11774) كے جواب ميں ہو چكا ہے، آپ اس كا مطالعہ كريں.

دوم:

لڑكى كے ليے چہرے كا پردہ نہ كرنےميں والد يا والدہ كى اطاعت كرنا جائز نہيں؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى جو كہ سب مخلوق كا خالق ہے كى نافرمانى و معصيت ميں كسى بھى مخلوق كى اطاعت نہيں كى جا سكتى.

اسى طرح باپ كے ليے بھى جائز نہيں كہ جب بيٹى چہرے كا پردہ كرنے كى قائل ہو وہ بيٹى كو چہرہ ننگا ركھنے كا حكم دے، چاہے وہ نقاب كرنے كو مستحب ہى سمجھتا ہو؛ كيونكہ وہ اس كى مكلف ہے جس كا اسے علم ہے، اور جس پر وہ مطمئن ہے، اور روز قيامت اسے اس كے متعلق جواب دينا ہے.

كيونكہ روز قيامت بندے كے قدم اس وقت تك ہل بھى نہيں سكتے جب تك كہ اسے اس كے علم كے متعلق يہ نہ پوچھ ليا جائے كہ اس نے اس ميں عمل كيا كيا تھا، اور اس سے اس كے والد كى رائے اور اطمنان كا سوال نہيں كيا جائيگا، اس ليے اگر وہ پردہ نہيں كرتى تو وہ اپنے پروردگار كى نافرمان ہوگى، تو اس صورت ميں اسے والد كى اطاعت كيا فائدہ دےگى.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" نافرمانى و معصيت ميں اطاعت نہيں ہے، بلكہ اطاعت و فرمانبردارى تو نيكى ميں ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (7257) صحيح مسلم حديث نمبر (1840).

سوم:

اگر ہم تسليم بھى كر ليں كہ مسلمان عورت كے ليے اجنبى اور غير محرم مردوں سے چہرے كا پردہ كرنا مستحب ہے، واجب نہيں تو پھر بھى والد يا كسى اور كو يہ حق نہيں كہ وہ بيٹى كو چہرہ ننگا ركھنے كا حكم دے، كيونكہ اس طرح وہ اللہ تعالى كے حكم كى مخالفت كر رہا ہے، اور پھر مسلمان شخص اپنے نفس كو اس كى اجازت كيسے دے سكتا ہے كہ اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم اسے ايك حكم ديں، اور پھر وہ خود اس كے خلاف حكم ديتا پھرے، اور جس كا حكم اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم نے ديا ہے وہ اس سے منع كرے.

حالانكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان تو يہ ہے:

اور (ديكھو) كسى بھى مومن مرد اور عورت كو اللہ تعالى اور اس كے رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كے فيصلہ كے بعد اپنے امر كا كوئى اختيار باقى نہيں رہتا الاحزاب (36).

اور ايك مقام پر اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان كچھ اس طرح ہے:

سنو جو لوگ اللہ کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے، یا انہیں دردناك عذاب نہ پہنچ جائے النور (63).

معاملہ اس سے بھی بہت زیادہ خطرناك ہے کہ چہرے کا پردہ کرنا اور نقاب پہننا مستحب ہے یا واجب، جو شخص بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پرعمل کرنے سے منع کرتا ہے، اسے اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے.

لیکن بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف حکم دینے والے چاہے وہ باپ ہو یا کوئی اور وہ یہ تصور کرے کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی موجودگی میں آپ کی بیٹی کو چہرے کا پردہ کرنے کا حکم دیں ۔ جیسا کہ آپ اعتقاد رکھتے ہیں کہ چہرے کا پردہ مستحب ہے نہ کہ واجب ہے ۔ تو کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کرینگے، یا کہ آپ یہ کہینگے کہ میں نے سن لیا اوراطاعت کی.

یقینا ہر مومن شخص اس کے علاوہ کچھ نہیں کہہ سکتا (ہم نے سن لیا اوراطاعت کی) جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نےدرج ذیل آیت میں فرمایا ہے:

ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ تعالی اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا، یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں النور (51).

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلاواسطہ سنی ہوئی سنت اور ثقہ اور بااعتماد راویوں کی طرف سے ہم تك نقل کردہ سنت میں کیا فرق ہوا.

ہم پہلی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کیوں کرتے ہیں، اور دوسری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور مخالفت کیوں کرتے ہیں !!

چہارم:

جب باپ کو یہ خدشہ ہو کہ اس کے نقاب پہننے اور پردہ کرنے سے بیٹی کو اذیت اور نقصان پہنچ سکتا ہے، اور یہ خوف حقیقی ہو اور اس کے ظاہری اسباب بھی ہوں مثلا مسلمان عورت ایسی جگہ رہتی ہو جہاں نقاب کرنے والی کے ساتھ زیادتی کی جائے، تو پھر اسے نقاب نہ کرنے کا کہنے میں کوئی حرج نہیں، اور نقصان و ضرر کو دور کرنے کے لیے بیٹی اس میں باپ کی اطاعت کریگی.

لیکن اگر خوف اور خدشہ خیالات اور گمان اور وسوسوں کا نتیجہ ہو جس کا حقیقت اور ظاہر امور سے کوئی تعلق نہ ہو تو پھر لڑکی کے لیے نقاب اتارنے اور پردہ نہ کرنے میں والد کی اطاعت کرنی جائز نہیں.

پنجم:

لڑکی کو چاہیے کہ وہ اپنے والد کو نصیحت کرے، اور اسے اس پر قائل کرے کہ اسے وہی قول اختیار کرنے کی آزادی ہے جسے وہ صحیح سمجھتی ہے، چاہے وہ اس کے دلائل معلوم ہونے، یا پھر کسی ثقہ اہل علم کی بات مان کر قول اختیار کیا جائے، اور لڑکی کے لیے شرعا جائز نہیں کہ وہ صرف اس بنا پر اس قول کو چھوڑے کہ وہ اس کے والد کی رائے کے مخالف ہے.

اور اسی طرح والد کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ لڑکی پر اپنی رائے مسلط کرے، اور اسے پردہ کرنے سےمنع کر کے اسے گناہ اور معصیت کا مرتکب کرے، چاہے وہ ایك یا دو یا زیادہ بار ترك کرے، تو جب بھی وہ اجنبی اور غیر مردوں کےسامنے چہرے ننگا کر کے نکلے گی وہ گنہگار ٹھرے گے.

امید ہے کہ وہ اپنے والد کو اس پر قائل کرنے کے لیے کسی اور سے بھی معاونت اور مدد لے لے.

امید ہے کہ اس جواب سے آپ کے سامنے واضح ہو گیا ہو گا کہ والد کو پردے کے واجب ہونے پر قائل کرنے کا مسئلہ نہیں، ہو سکتا ہے دلائل کی وضاحت اور مخفی کی بنا پر وہ قائل ہوں یا نہ بھی ہو، اور قائل کرنے کے طریقوں کے اعتبار سے بھی منحصر ہے.

لیکن جس مسئلہ پر توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ لڑکی کے لیے والد کی رائے پر عمل کرنا ضروری اور لازم نہیں، اور جس پر وہ خود مطمئن ہے اسے اپنے والد کی رائے اور اسے قائل کرنے کی وجہ سے اسےترك کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی والد کے لیے جائز ہے کہ وہ بچی پر اپنی رائے کو لازم کرے.

اور سورۃ البقرۃ حفظ کرنے تك پردہ نہ کرنے کے گناہ میں پڑنے کا کوئی معنی نہیں، یا پھر کہ جب تك وہ بچی کے اخلاص کا یقین نہیں کر لیتا اس وقت تك وہ پردہ نہ کرے، بلکہ جب بھی بچی بےپردہ ہو کر اجنبی اور غیر محرم مردوں کے سامنے نکلےگی تو وہ گنہگار ہوگی، جیسا کہ اوپر بیان بھی ہو چکا ہے.

چنانچہ جب والد اسے سمجھ لے اور بچی کو پردہ کرنے دے تو یہی مطلوب و مقصود ہے، اور اگر وہ اسے پردہ کرنے سے منع کرنے پر مصر رہے تو اصلا اس معاملہ میں والد کی اطاعت نہ کرے جیسا کہ اوپر کی سطور میں بیان ہو چکا ہے.

لیکن اگر بچی کو خدشہ ہو کہ باپ کی مخالفت کرنے سے والد بیمار ہو جائیگا، تو وہ باپ کے ساتھ ہونے کی صورت میں چہرہ ننگا کر لے، لیکن جب وہ اکیلی یا والد کے علاوہ کسی اور کے ساتھ ہو تو چہرے کا پردہ کرے، اور والد کو اس کی خبر نہ ہونے دے

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے، اور ثابت قدم رکھے.

واللہ اعلم .